هوالناصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

اشھد ان لا الہٰ الا ھو واشھد ان محمد عبدہٗ ورسولہ

کامل تذلل، کامل خوف اور کامل محبت کے ساتھ میری روح تیری بارگاہِ عالی میں سجدہ ریز ہے۔

خدایا اے میرے پیارے خدایا، میری یہ دعائیں قبول فرمانا۔

والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا (۳۴: مریم:۱۹) ولاتخزنی یوم یبعثون (۸۸: الشعراء:۲۶)

فاطر السمٰوٰت والارض انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین (۱۰۲: یوسف:۱۲)

رب ابن لی عندک بیتاً فی الجنۃ (۱۲: التحریم:۶۶) وجعلنی من ورثۃ جنۃ النعیم (۸۶: الشعراء:۲۶)

میری اولاد کو نصیحت:

۱۔ وتزودوا فان خیر الزاد التقویٰ (۹۸: البقرہ:۲) ۲۔ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف م بالعباد (۲۰۸: البقرہ:۲)

میری پیدائش
حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے طفیل۔

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ۔ صحابی حضرت مسیحِ موعودؑ کے گھر سنور، ریاست پٹیالہ (انڈیا) میں حضرت محترمہ رحیمن بی بی صاحبہؓ، صحابیہ حضرت مسیحِ موعودؑ کے بطن سے مورخہ 18، اپریل 1923، یکم رمضان المبارک، صبح کو 4 بجے (جب پٹیالہ سے سحری کی توپ چلتی تھی) پیدا ہوا۔ میرے لئے حضرت مصلحِ موعودؓ کی طرف سے علیحدہ، علیحدہ خطوط میں ''مسعود احمد'' اور ''رحمت اللہ'' کے نام عطا کئے گئے۔ ہماری رہائش محلّہ ٹنبواں، سنور میں تھی۔

پیدائش سے لیکر اپریل 1937 تک سنور میں رہائش: سنور میں پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی کیونکہ اسکول آٹھویں جماعت تک ہی تھا۔ مدرسہ گھر سے ایک ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک ''مہارانی'' کے تعمیر کردہ محل میں تھا۔ سنور کے اسکول کا نام اینگلو ورنیکلر مڈل سکول تھا۔ ساتویں، آٹھویں جماعت میں۔۔ ہر مہینہ میں ایک بار سکول کے طالبعلم اور استاد جمع ہوتے تھے، اس میٹنگ میں میں نے پہلے پہل ایک کہانی Eagle and Sparrow پڑھی تھی۔ میں سکول میں کبھی کبھی کرکٹ کھیلا کرتا تھا۔ جس محل میں اب سکول تھا، بہت پرانی عمارت، چھوٹی اینٹ سے بنی ہوئی تھی اور کہا جاتا تھا کہ مہارانی صاحبہ نے ناراض ہو کر (یعنی اپنے خاوند مہاراجہ سے) یہاں آکر یہ محل تعمیر کرایا تھا۔ اتنے بڑے رقبہ میں تعمیرات کو بھی شاید تیس، چالیس سال کا عرصہ لگا ہوگا۔ اس زمانہ میں سکھوں کی حکومت ہوگی اور یہ کسی سکھ مہاراجہ کی مہارانی ہوں گی۔ پٹیالہ سنور کی اس زمانہ کی تاریخ میں یہ واقعہ درج ہوگا۔ سکول میں بارہ دری میں آٹھ دس یا بارہ کمرے

تھے۔ان میں کلاسیں لگا کرتی تھیں۔ درمیان میں بڑا ہال تھا۔سکول کا کام نہ کرنے یا ماسٹر صاحب کے سوال کا صحیح جواب نہ دینے پر سزا بھی ہوتی تھی جو کہ ماسٹر صاحب انار کے درختوں سے سوٹی بنوا کر منگا کر رکھا کرتے تھے۔ کیونکہ بارہ دری کے باہر اناروں کا بڑا باغ تھا، جس میں طالبِ علم چھٹی یا ریسس کے وقت اناروں کی چھاؤں میں بیٹھتے تھے۔

سکول یا اس محل کا رقبہ شاید دو میل کا تھا۔اسکی بڑی فصیل کئی فٹ چوڑی تھی جس پر بندر آ آ کر سیر کرتے تھے، بندریوں نے بچے بھی اٹھائے ہوتے تھے۔

مہارانی صاحبہ نے فوجوں کے لئے بڑے بڑے عظیم الشان کمرے بنوائے ہوئے تھے۔اور ان کے بہت بڑے بڑے دروازے تھے اور دروازے جو شاید دس بارہ فٹ اونچے اور پندرہ پندرہ، بیس بیس فٹ کھلے چوڑے ہوتے تھے۔اور اوپر سے گولائی کی شکل میں ہوتے تھے۔ان پر اس زمانہ میں بڑے شہد والی موٹی موٹی مکھیاں آ کر اپنے (گھونسلے) چھتے بنا لیتی تھیں۔طالبِ علم اس طرف کو کم ہی جاتے تھے۔

سکول جانے کے لئے میرا لباس ؛قمیض شلوار اور پگڑی ہوتا تھا۔اور بعض وقت کوٹ بھی پہن لیا کرتا تھا۔یہ زمانہ انگریزوں کا زمانہ تھا، کیونکہ ہندوستان کی پارٹیشن تو 1947 میں ہوئی تھی۔

سکول جب صبح کو شروع ہوتا تھا تو بارہ دری کے باہر سب طالبِ علم اور استاد آ کر لائنوں میں کھڑے ہو جاتے تھے اور سب کلاسوں کی حاضری لی جاتی تھی۔اسوقت جو نغمات سب مل کر گاتے تھے وہ یہ تھے:

تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا

کیسی زمیں بنائی کیا آسماں بنایا

سر پہ بنایا اک تاج لاجوردی

شاد رہے آباد رہے سری بھوپندر راجہ

(ان ایام میں ریاست پٹیالہ کے مہاراج بھوپندر سنگھ تھے)۔

میں کبھی کبھی پٹیالہ میں اپنی ایک بزرگ دادی زینب صاحبہ مرحومہ کے مکان پر بھی جایا کرتا تھا۔اور وہ بھی کبھی کبھی سنور ہمارے گھر تشریف لایا کرتی تھیں۔ان کو اباجان "بوا" صاحبہ کہہ کر یاد کیا کرتے تھے۔ان کے میاں،سونے چاندی کے تاروں سے زنانہ قمیض شلواروں پر بہترین نقش ونگار بناتے تھے۔ان سے ہی حضرت والد صاحبؓ نے اس قسم کے جوڑے بنوا کر حضرت ام المومنینؓ اور حضرت مصلحِ موعودؓ کی ازواجِ مطہرات کو بھی پیش کئے تھے۔

سنور سے پٹیالہ کا شہر چار میل تھا۔اگرچہ سنور میں بھی بازار تھے لیکن پٹیالہ سے زیادہ اشیاء خرید کر لائی جاتی تھیں۔کیونکہ پٹیالہ کا بہت بڑا شہر

تھااور بڑے بڑے بازاراور کالج تھے۔میں بھی اکثر ٹانگہ پر سنور سے پٹیالہ جا کر وہاں سے گھر کے لئے سامان، چینی یا دیگر اشیاء خرید کر لایا کرتا تھا۔

کپڑے، جوتے یا دیگر قیمتی اشیاء یا تو حضرت والد صاحب خود خرید کر لاتے تھے، یا والدہ صاحبہ ٹانگہ میں جاتیں اور خرید کر لاتی تھیں۔

عورتوں کے پردہ کے بارہ میں سخت پابندی ہوتی تھی۔اس لئے جب مستورات خریداری کے لئے جاتیں تو ٹانگہ کے اوپر، چاروں طرف سے ایک کپڑے کا بڑا پردہ لگایا جاتا تھا۔اور دکانوں کے سامنے ٹانگہ جا کر کھڑا کر دیا جاتا اور دکاندار اس پردے کے اندر چیزیں پیش کر کے سودا کرتے تھے اور اس طرح عورتیں خریداری کیا کرتی تھیں۔